سوال

ین سے (933)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ظ صاحب شکر گڑھ سے ایک رسالہ نکلتا ہے اس میں غیر مقلدین سے بارہ سوال پوچھے ہوئے ہیں ان کے جواب بمعہ حوالہ تحریر فرمادیں۔ (ظفر اقبال، ضلع نارووال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن سوالات کے جوابات آپ نے پوچھے ہیں ان کے جواب اہل حدیث کی طرف سے دیے جا چکے ہیں، چنانچہ ہمارے محترم مولانا فاروق اصغر صاحب صارم خطیب جامع مسجد اہل حدیث علم دین صاحب والی المعروف ٹاہلی والی قبرستان روڈ، گوجرانوالہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ طبع فرما کر تقسیم کر دیا ہے آپ

محمد عباس رضوی خطیب واہنڈو کی طرف سے کیے گئے سوالات اور استادِ محترم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد فاروق اصغر صاحب صارم کی طرف سے مفصل جوابات درج ذیل ہیں:

بالترتیب جوابات

بر ۱: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ وتر میں بعد از رکوع عام دعا کی طرح ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے؟

ین: دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح ثابت ہے۔ رکوع سے پہلے قنوت وتر کی دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے جب کہ رکوع کے بعد قنوتِ وتر کی دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ حکم والی روایت کی صورت یعنی رکوع کے ا

ن: ۱،۵۳۸) 1

رت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر کی (دعا اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ .اور کہا یا) دعا اس وقت مانگنا جب (قیام و رکوع ادا کر لو) صرف سجدہ کرنا باقی رہے۔ کلمات (اِذَا رَفَعْتُ رَأْسِیْ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا السُّجُوْدُ) (رواہ الحاکم: ۳،۱۷۲ و سنن البیہ

قا (سنن بیہقی: ۲،۲۱۱)

الو 1

ہ:

. دونوں قنوت ہیں۔ دونوں نماز کے اندر ہیں۔ ایک قنوت میں ہاتھ اُٹھانے کی وضاحت آ گئی تو دوسرے قنوت میں بھی اسی شکل کو ہی اختیار کرنا مناسب ہوگا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ کسی بھی مرفوع صحیح حدیث میں نہیں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں سبحانک اللھم پڑھا ہو یا تلقین فرمائی ہو اس کے با

سوال نمبر ۲. کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرنے کا حکم فرمایا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نمازِ جنازہ کی تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین فرمایا ہے؟

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (العلل لدار قطنی)

ز فرماتے ہیں: ''اس روایت کے تمام روات ثقہ ہیں۔ عمر بن شبہ بھی ثقہ راوی ہیں۔ بحوالہ حاشیہ فتح الباری: ۳،۱۹۰''

تح: ۳،۱۸۹)

سوال نمبر ۳: ...حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کس کس شہید صحابی کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی تھی؟

ب. بعبارتِ سوال سے واضح ہو رہا ہے کہ غیر شہید کی غائبانہ نمازِ جنازہ آپ تسلیم کر چکے ہیں لیکن تقلید کا پھندا عمل نہیں کرنے دیتا ہو گا جو دلیل غیر شہید کی ہے وہی دلیل شہید کی سمجھ لیجئے۔

(ب) یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں مختلف فیہ ہے۔ شہید کے جنازہ کے قائلین کے پاس جو دلائل ہیں ان میں سے صرف ایک روایت کو ذکر کیا جاتا ہے۔

ال: 1

شہ 1

بر ۴: ...ایک صحیح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نمازِ جنازہ میں امام دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں؟

ب :نمازِ جنازہ سراً پڑھانا بھی درست ہے اور جہراً پڑھانا بھی صحیح ہے ۔ جہاں تک دعائیں سراً پڑھنے کا ذکر ہے وہ تو گوشہ آپ کو معلوم ہے البتہ اگر نہیں معلوم تو وہ بلند آواز سے دعائیں پڑھنے کا گوشہ ہے ۔ لیجئے اس وقت ایک روایت بطورِ دلیل پیش کی جاتی ہے ۔ شاید سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آپ پر

، مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تمام دعائیں یاد کر لیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر پڑھی تھیں اور وہ ((اَللّٰھُمَّ) اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ......الخ)) (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز) 1

ہ :

... صحابی رسول کا آپ کی دعاؤں کو یاد کرنا تبھی ہو سکتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے پڑھی ہوں ، سراً پڑھنے سے تو سنائی نہیں دیتیں یاد کرنا کیسے ممکن تھا ۔

ں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا آمین آمین کہنا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعائیں پڑھتے تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پیچھے آمین آمین کہا کرتے تھے جیسا کہ ابھی اگلے سوال کے جواب میں وضاحت سے بیان ہوگا ۔ اس کا ایک عام فائدہ یہ ہے

بر۵ : ...ایک صحیح صریح حدیث پیش کریں کہ نمازِ وتر میں رکوع کے بعد امام بلند آواز سے دعائے قنوت پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں ؟

ب : ...حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ مسلسل پانچوں نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی جس میں بنی سلیم ، رِعل ، ذکوان ، عصیہ قبائل (جنھوں نے قراء کو شہید کر دیا تھا) پر اونچی آواز میں بد دعا کی اور مقتدی آمین آمین پکارتے رہے ۔

ہ :

... قنوت وتر بھی قنوتِ نازلہ کی طرح دعائیہ کلمات پر مشتمل ہے ۔ دونوں نماز کی آخری رکعت میں ہی کیے جاتے ہیں ، اس حدیث کی روشنی میں جماعت کی صورت میں اگر اونچی آواز سے امام قراءت کرے گا تو مقتدی باآواز بلند ہی آمین کہیں گے ۔

1لاقا

بر٦ :کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلمنے حکم فرمایا تھا کہ نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھے تھے ؟

ب :رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا یہ ایسی واضح حقیقت ہے جس کو کئی ایک روایات کی تائید حاصل ہے ۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف ایک روایت پیش کی جاتی ہے ۔

ہ :۲۴۳، ۱)

رہے کہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق کے حنفی مؤلف نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ سینہ سے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایات عند المحدثین بالاتفاق ضعیف ہیں ۔ (دیکھئے : شرح مسلم للنووی)

بر۷ : ...کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھا تھا ؟

ب : ...حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیوں تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کیا ، تکبیر تحریمہ کہی اور کانوں تک ہاتھ اُٹھائے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی گٹ اور کلائی (ساعد) پر رکھا ۔ (ابوداؤد مع العون : ٦۵

ہ :

ب بھی نمازِ نبوی کو بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں کو تعلیم دیتے ہیں تو اس مذکور حدیث کی روشنی میں ہی وضاحت کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی ، گٹے اور کلائی پر رکھ کر سینے پر رکھا جائے ۔ باور کیا جاتا ہے کہ حدیث میں موجود کلمہ ''ساعد'' جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں جو گٹے سے شروع ہو کر کہنی تک

بر۸ : ...ایک صحیح مرفوع حدیث پیش کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا سال تہجد کی اذان کا حکم فرمایا ہو وہ اذان رمضان شریف میں سحری کھانے کے لیے نہ ہو بلکہ پورا سال تہجد پڑھنے کے لیے ہو ؟

ہ ولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فجر کے وقت ہر روز دو اذانیں ہی ہوا کرتی تھیں ، صرف رمضان المبارک کے مہینہ کی تخصیص و تعیین میں کوئی روایت نہیں آئی ۔ دو اذانوں کا جو معمول سارا سال تھا وہ معمول رمضان المبارک میں بھی تھا ۔ اس بارے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ کیجئے :

((عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِہٖ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمَکُمْ وَلِیُنَبِّہَ نَائِمَکُمْ)) (صحیح البخاری مع الفتح : ۲، ۱۰۳) 1

ود رضی اللہ عنہسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ (فجر سے پہلے) رات کے وقت اذان دیتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ قیام کرنے والا (سحری کے لیے) لوٹ جائے اور سویا ہوا اُٹھ جائے ۔''

، روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلال رضی اللہ عنہ کی اذان رات کے وقت (فجر سے پہلے) ہوتی ہے لہٰذا کھا پی لیا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہا اذان دے ۔ (تب کھانا پینا چھوڑ دیا کرو)

ہ :

ں سے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک اذان فجر سے پہلے ہوتی تھی جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے اور دوسری اذان طلوع فجر کے ساتھ ہوتی تھی جو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہتے تھے ۔ دونوں اذانیں بامقصد تھیں ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہکی اذان سحری کھانے اور نمازِ تہجد کے

ان روایتوں کی جگہ بھی ماہِ رمضان کا نام نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان روایتوں کے تحت فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ یہ دو اذانیں سارا سال ہوتی تھیں ۔

وجہ غالباً یہ تھی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے نفلی روزے رکھا کرتے تھے ، ہر ماہ تیرہ ، چودہ ، پندرہ تاریخ کا روزہ رکھتے ، سوموار ، جمعرات کا ہفتہ وار روزہ رکھتے تھے ۔ اس کے علاوہ بھی ماہِ شعبان کے اکثر ایام میں اور ذوالحجہ کے ابتدائی عشرہ میں نفلی روزوں کا اہتمام فرماتے تھے بلکہ جب دل چا

یاً : ...ایک ہی روایت میں دونوں اذانوں کا ذکر ہے اگر دوسری اذان آپ کے نزدیک سارا سال تھی تو پہلی اذان سارا سال کیوں تسلیم نہیں کی جاتی ۔ دونوں میں فرق کرنے کی کوئی علت و شہادت نہیں ملتی ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

1فجر

بر۹ : ...ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ باجماعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہو یا خود پڑھی ہو ؟

ب بنماز میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ آہستہ پڑھنا بھی درست ہے اور بلند آواز میں بھی صحیح ہے ۔ آہستہ پڑھنے والی روایت آپ کو معلوم ہے ، اونچی پڑھنے والی روایت سنیے :

10ئی

ب :

ی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز کا بیان ہے جس میں انہوں نے سورۂ فاتحہ کی طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھی ۔ نعیم مجمر سن کر ہی بیان کر رہے ہیں ، پھر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز قرار دیا ۔

نطنی نے اس روایت کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے : (رواتہ کُلُّھم ثِقات) کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ۔

نہ : 2۰۵، ۱

بر : ۱ : ایک صحیح صریح مرفوع حدیث پیش کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک رفع الیدین عند الرکوع و بعد الرکوع کیا تھا ؟

ب : ...اگر ہر عمل میں یہ شرط لگا دی جائے کہ حدیث میں صراحتاً ہو " کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل تا وفات کیا ہو ۔ " تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس کی وجہ سے بہت سے اعمال نبویہ کا تعلق ہماری زندگی سے ختم ہو جائے گا بلکہ دین اسلام کی اصلی شکل مسخ ہو کر رہ جائے گی ۔ مثلاً کوئی شخص آپ سے یہ پو

1یم

2یم

ری بات یہ ہے کہ آپ کے سوال میں " وفات تک " کے کلمات بتا رہے ہیں کہ آپ بریلوی ہو کر وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں ۔ کیا خیال ہے ؟

ینا9

یہ نے ابتدائی رفع الیدین کے لیے " واظب علیہ " کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں یعنی اس رفع الیدین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی فرمائی ۔ علامہ زیلعی حنفی نے اس روایت کو واضح کر دیا جس کی طرف بطورِ دلیل صاحب ہدایہ نے اشارہ کیا تو وہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی ہی تھی جس میں رفع الیدین

، ہے ایک ہی روایت میں تین جگہ کا رفع الیدین بیان ہوا ، وہ روایت پہلے رفع الیدین کے لیے ہمیشگی کی دلیل بن گئی اور دوسرے مقامات کے رفع الیدین منسوخ پا گئے ۔ انصاف کا تقاضا تھا کہ یا تو تینوں مقامات کے رفع الیدین منسوخ قرار پاتے یا تینوں مقامات کے رفع الیدین ہمیشہ کے لیے ثابت ہو جاتے

بیان میں نکتہ حدیث آ تو سکتا ہے.

تیرے دماغ میں تقلید ہو تو کیا کیجیے

بر ۱۱ : ...ایک صحیح صریح مرفوع غیر محتمل حدیث پیش کریں کہ کپڑا ہوتے ہوئے ننگے سر نماز

پڑھنے کا حکم حدیث میں ہو ؟

... صحت نماز کے لیے سر پر کپڑا باندھ کر رکھنے کی شرط میں نہ کوئی قرآنی آیت ہے اور نہ ہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے ، نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے ۔ جس حال میں ہوتے نماز ادا کر لیتے ۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث شریفہ میں آپ کا ننگے سر نماز ادا کرنا بھی آیا ہے ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے تھے جس کے دونوں کنارے آپ کے کندھوں پر تھے ۔ (بخاری و مسلم) 1

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہفرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں شکار کے لیے نکلتا ہوں تو کیا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھ لیا کروں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں ۔ البتہ قمیص کو آگے سے بند کر لیا کرو ۔ (ابوداود) 2

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی تو گردن کے پیچھے گرہ دی ہوئی تھی اور باقی کپڑے اُتار کر ٹنگنی پر رکھ لیے ، سائل نے پوچھا یہ کیا ؟ تو کہا یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسے احمق لوگ دیکھ لیں ۔ (صحیح البخاری) 3

1تحریہیں

بر ۱۲ : ...ایک صحیح ، صریح ، مرفوع حدیث پیش کریں جس میں نماز میں دو ، دو فٹ کھلے پاؤں کر کے کھڑے ہونے کا حکم ہے ؟

یحؒ ، صریح روایت ہو تو پیش کریں ؟

1 بخاری ، کتاب الصلاۃ ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفاً بہ ۔ مسلم ، کتاب الصلاۃ ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد

2وا

3ملا

پ نے غیر مقلد سمجھ کر ہم سے سوالات کے جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں طلب کیے جو ہم نے دے دیے ۔ آپ مقلد ہیں اور مقلد کے لیے دلیل اس کے امام کا قول و فعل ہوتا ہے لہٰذا آپ صرف اور صرف اپنے امام ابو حنیفہؒ کے قول و فعل کی روشنی میں ہمارے درج ذیل چند سوالات کے جوابات دیں

1- یں

2- یں

3- یں

4- یں

5- یں

6- یں

7- ا؟

8- یں

9- ور

10- صا(

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص838-848

محدث فتویٰ